اسلامی عقیدہ

اللہ رب العزت کا کلام ایک مکمل نظام حیات ہے کہ انسان کو کس طرح زندگی گذارنی چاہیے،اس کے کیا عقائد ہونے چاہیے، کیا اعمال ہونے چاہیے، کیسے معاملات اور آپسی تعلقات ہونے چاہیے،ان کے اخلاق وعادات کس طرح کے ہوں،ان پانچوں شعبوں پرعمل کرنا ہی ایمان واسلام کا تقاضہ ہے۔انہی احکام الہیہ کا نام شریعت ہے جس کی انجام دہی ہر مؤمن کا فرض ہے۔یہ ذہن نشیں رہے کہ اللہ تعالی کی طرف سے جوحکم بندوں کے لیے ہوگا اس میں اس کی حکمت ورحمت شامل ہوگی۔شریعت کے جن پانچ اجزاء کی انجام دہی ہر مؤمن کا فرض ہے ان میں سب سے پہلا جزء عقائد سے متعلق ہے یعنی دل اور زبان سے یہ اقرار کرنا ہے کہ اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کی جس طور پر خبر دی ہے وہی حق ہے۔عقائد میں توحید، رسالت، قیامت، آخرت، جنت، دوزخ، حشر ونشر، حساب وکتاب، میزان، رؤیت، شفاعت، جزاء وسزا وغیرہ پر یقین اور اعتقاد شامل ہے اور ہر مؤمن پر مذکورہ امور کا اعتقاد فرض وواجب ہے۔اعتقاد کا مسئلہ کافی نازک ہے اس میں ذرہ برابر بھی شک وشبہ نہایت مہلک ثابت ہوتا ہے۔عقیدہ کی خرابی عمل کی خرابی سے بھی زیادہ سخت ہے کہ آدمی کتنا ہی بڑا سے بڑا گناہ کا مرتکب کیوں نہ ہوجائے وہ ایمان سے خارج نہیں ہوتا ہے،استغفار وندامت سے وہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں البتہ اسلام کے تمام احکام چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے جن کا ضروریات دین سے ہونا ثابت ہے اس کا استخفاف (تحقیر واستہزاء) یا انکار اسے اسلام سے نکال دیتا ہے۔

شریعت کا دوسرا اہم جزوعبادات سے متعلق ہے یعنی نماز، روزہ، زکوۃ، حج۔ان کے اوپر بھی ایمان رکھنا ضروری ہے۔یہ فرائض وواجبات اس لیے ہیں کہ اس سے ہمارا دین باقی رہتا ہے۔

شریعت کا تیسرا اہم اجزء معاملات سے متعلق ہے یعنی احکام نکاح، طلاق، خرید وفروخت، لین ودین، زراعت، تجارت، ملازمت، سیاست اور حکومت وغیرہ۔

شریعت کا چوتھا جزء معاشرت سے متعلق ہے یعنی اٹھنا، بیٹھنا، ملنا جلنا، لباس وپوشاک، وضع وقطع، میاں بیوی اور بچوں کے ساتھ سلوک، عزیزوں اور رشتہ داروں کے حقوق، نوکروں اور پڑوسیوں کے حقوق وغیرہ۔

شریعت کا پانچواں جزء اخلاق وعادات ہے کہ ہمارے اخلاق کس طرح کے ہیں، دوسروں کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہیں۔

ان پانچوں شعبوں کا تعلق ایمان وعقیدہ سے بھی ہے اس لیے کہ ان میں جو احکام کتاب وسنت سے متواتر طریقہ پر ثابت ہیں ان کا انکار نہیں کیا جاسکتا ہے چاہے وہ فرائض وواجبات کے تعلق سے ہوں یا سنن کے تعلق سے، جہاں تک عمل کی بات ہے تو اعمال میں کوتاہی سے گناہ ہوگا البتہ وہ ایمان سے خارج نہیں ہوگا۔